قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا | عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا | میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

أتكفر خلفاء النبي تجاسرا
وانكنت قد ساءتك امر خلافة
فباذنه قد وقع ما كان واقعا
وما استخلف الله العليم كذا اهل
وقضيت امر خلافة موعودة

أتلعن من هو مثل بدر منور
فحارب مليكا اجتباهم كمشتري
فلا تتك بعد ظهور قدر مقدر
وما كان رب الكائنات كمهتر
وفي ذالك آيات لقلب مفكر

مسیح موعود

الفضل

مقامی خریداران سے چندہ للعہ

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر
الفضل قادیان ضلع گورداسپور
کے پتہ پر ہو۔
چندہ غیر ممالک سے
(للعہ روپے)

جلد ۲ | مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۳۲ھ | نمبر ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ حضور صبح مستورات کو درس دیتے ہیں اسکے بعد عربی پڑھاتے ہیں دو گھنٹے کے قریب ڈاک کا کام ہوتا ہے۔ ظہر کے وقت قرآن مجید کا درس مسجد مبارک میں دیتے ہیں۔ سورۂ یونس شروع ہے۔ پھر عصر کے وقت درس عام ہوتا ہے۔ ۹ جولائی سورۂ عصر پڑھائی۔ پھر بخاری شریف کا درس۔ تیرھواں پارہ قریب الاختتام ہے۔ جو معارف و حقائق بیان ہوتے ہیں۔ انکی قدر ان لوگوں کو ہو سکتی ہے جو بخاری کی شروح بھی دیکھ چکے ہیں جو لوگ دین کی خاطر یہاں رہتے ہیں انھیں یہ موقعہ غنیمت سمجھنا۔ اور درس حدیث میں بھی بالضرور شامل ہونا چاہیئے + (۲) بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے ہائی سکول کے جو چار طلباء امتحان انٹرنس میں زیر تجویز رہ گئے تھے۔ وہ چاروں پاس ہو گئے ہیں (ب) سنا گیا ہے کہ ۲۰ جولائی سے موسمی تعطیلیں شروع ہو جائینگی۔ تاکہ رمضان شریف سے پہلے پہلے لڑکے اپنے اپنے گھر پہنچ سکیں + (۳) اسوقت بہت سے مہمان موجود ہیں از انجملہ منشی فرزند علی صاحب (فیروزپور) (۴) حافظ

تازہ خبریں

انڈیا کونسل بل ۹۶ ووٹوں سے بخلاف ۳۸ رائوں کے نامنظور ہوا +

(لنڈن ۶ جولائی) ملک معظم و ملکہ معظمہ ایڈنبرگ پہنچ گئے۔ حضور ممدوحین پرنس سٹریٹ سٹیشن سے روانہ ہو رہے تھے۔ تو ایک سفرجیٹ نے کاغذ کا گولہ جس پر سفرجیٹوں کا کوئی مقولہ مرقوم تھا۔ ہز میجسٹیز کی گاڑی میں پھینکا +

(سلٹیلو ۷ جولائی) جنرل ولا کی سپاہ نے کزنزا کو اپنا پہلا افسر مان لیا ہے۔ اور ولا شمالی افواج کا کمانڈر ہوگا +

شمال مشرقی روس کے جنگلات میں آگ لگی ہوئی ہے جس سے فصلات وغیرہ بھی جل رہی ہیں +

(عدن ۶ جولائی) ملا براؤ کی طرف بڑھ رہا ہے اور عدن سے ہندوستانی فوج روانہ کی گئی ہے +

گورنمنٹ ہند نے گورنمنٹ بمبئی کی اس تجویز کو کہ حجاج کمیٹی بمبئی کو ایک لاکھ کی امداد دیں شرط دیجائے کہ اسقدر رقم تمام ملک کے مسلمان مہیا کریں تسلیم کیا ہے +

بیگم بھوپال لنڈن کی سیاحت کے لئے تشریف لے گئی ہیں۔ اور فی الحال حضور ممدوحہ گردس دیجر ہوٹل میں قیام پذیر ہیں +

قلابہ واقع بمبئی میں جو مسلسل آگ لگی تھی۔ اُسکے بیمہ کی رقم پون کروڑ کے قریب ہے +

احاطہ بمبئی کی کواپریٹو کریڈیٹ سوسائیٹیوں کو گرو دستاویز وغیرہ رجسٹری کرانے کی فیس سے مستثنےٰ کیا گیا ہے +

مسٹر سی۔ ایچ ہیریس مسٹر ہچنس کی جگہ پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب ہوئے +

پنجاب میں رجسٹریشن کی آمدنی میں ۷۔ اور بنگال میں ۹ فیصدی کا اضافہ ہوا +

فریدکوٹ توشہ خانہ کے خزانچی نے بہت کچھ تغلب کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ خزانچی مذکور مفرور ہو گیا +

کمیٹی ارزاں و پیمانہ جات نے آٹھ ماہ کی تحقیقات اور تمام ہندوستان میں دورہ کرنے کے بعد اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے +

عدالتوں کا قانون یکم اگست سے نفاذ پذیر ہو جائے گا +

(باہتمام منشی غلام رسول صاحب مینجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا)

الاخبار و الآراء

شاہ ایران کی تاجپوشی

جو لوگ ایران کے معاملات میں دلچسپی لیتے اور نوشیروان و جمشید کے قدیم ملک کو سرسبز و خوشحال دیکھنا چاہتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ایران پھر ایک سلطنت اور ایرانی ایک زندہ قوم بنکر دنیا میں ظاہر ہوں۔ وہ یہ خبر ۲۱ - جولائی کو نوجوان شاہ ایران احمد علی شاہ کی تاجپوشی کی رسم ادا ہوگی۔ مسرت اور افسوس کے ساتھ سنیں گے۔ مسرت اس لئے کہ تخت طاؤس مدت تک خالی رہنے کے بعد پھر ایک تاجدار کے وجود سے مزین ہوگا اور کسریٰ کا دیوان اس تنزل کے بعد جو محمد علی شاہ کے عزل سے وقوع میں آیا تھا۔ دوبارہ سکون کی حالت میں آ جائیگا۔ اور فارس کے سر پر ایک مرتبہ پھر ایک تاجدار ہاتھ کا سہارا ہوگا۔ اور ممکن ہے۔ کہ نوجوان احمد علی شاہ جدید فرمانروائے ایران اپنی خداداد ذہانت سے (جس کا ثبوت وہ اس خوردسالی میں دے چکے ہیں) بدقسمت ایران کے لئے کوئی نجات کی راہ نکالیں افسوس اس لئے کہ روس کا جابر ہاتھ ایران کے بہی خواہوں کی امیدوں کو بمشکل سرسبز ہونے دیگا۔ اور شمال کی زبردست طاقت اپنے قدیم دستور کے مطابق ہر ممکن ذریعہ سے کوشش کریگی۔ کہ ایران کو اپنے زیر نگیں رکھے۔ پھر علم و دین سے معرا اہل ایران کا ایک حصہ جو دشمنوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی اور وطن پرستی کے جذبات سے بکلیتہً معرا ہے۔ اس کی طرف سے بھی خوف ہے۔ کہ کہیں حریت و دستوریت کے نام اور مجلس کے قیام کی کوشش کے نام سے دوبارہ اپنے بادشاہ کے خلاف شورش بپا کر دے ہماری دلی خواہش ہے۔ کہ ایران میں امن ہو۔ تا کہ شہزادہ امن کی تعلیم وہاں اشاعت پا سکے۔ اور ایران کا ادبار اقبال سے جہالت روشنی سے مبدل ہو۔

ہندوستانی کنیڈا میں داخل نہیں ہو سکینگے

جہاز کوماگاٹا مارو کا اپیل خارج ہوگیا۔ عدالت نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ شمالی امریکہ کے قانون نے کنیڈا کو یہ حق دیا ہے۔ کہ وہ برٹش رعایا کو داخلے سے روک سکتی۔ اور شہر بدر کر سکتی ہے۔ اگر وہ اضلاع متحدہ کے باشندے ہی کیوں نہ ہوں انڈین کونسل کی جد و جہد تمام امور میں ناکام ہوئی۔

حجاموں کو جراحی کی تعلیم

مصر میں تربیت یافتہ حجاموں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ سنہ ۱۹۱۳ء میں ۲۵۳ حجام اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ اور اس وقت ان کی تعداد ۳۸۹ ہے۔ یہ دیہات میں محکمہ حفظان صحت کے قائمقام کا کام کرتے ہیں۔ پیدائش کے بعد تین ماہ کے اندر بچوں کو چیچک کا ٹیکا لگانا۔ پیدائش موت کا حساب رکھنا۔ وبائی امراض کی اطلاع میڈیکل افسر کو دینا۔ زہر خوردنی کے شبہ کی اطلاع افسروں کو دینا ان کے فرائض ہیں۔ اگر ہندوستان میں بھی ایسی کوئی تجویز کی جائے۔ تو اس سے جہاں دیہاتیوں کو بڑا آرام ہو جائیگا۔ وہاں اخراجات میں بھی بڑی کمی ہوگی۔

چار انارکسٹ بم سے اڑ گئے

چار انارکسٹ جو بم بنا رہے تھے بم سے مر گئے۔ سات اور بے قصور آدمی بھی مجروح ہوئے ہیں۔ پولیس کا خیال ہے۔ کہ انارکسٹ مسٹر راکیفیلر کی جان کے خلاف سازباز کر رہے تھے۔ انارکسٹ انڈسٹریل ورلڈ ایسوسیایشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے ممبروں کی تحقیقات اس معاملہ کے متعلق شروع ہو گئی ہے۔

میکسیکو میں انتخاب ہو رہا ہے

میکسیکو ۶ جولائی کا تار ہے۔ کہ پریذیڈنٹ، وائس پریذیڈنٹ، اور دوسرے عہدہ داران سنٹ کے ممبروں کا انتخاب شروع ہوا۔ مگر یہ اسی حصہ ملک میں ہوا ہے۔ جہاں ہوئرٹہ حکومت کرتا ہے۔ ہر جگہ بے پرواہی کا اظہار ہو رہا ہے۔ اور کسی شخص نے ووٹ نہیں دیئے۔ دار السلطنت میں ہوئرٹہ پریسیڈنٹی اور جنرل ملیکویٹ وائس پریسیڈنٹی کے امیدوار تھے۔

کاغذوں میں سودا دینا منع ہوگیا

لاہور میونسپلٹی نے بذریعہ منادی تمام شہر میں اعلان کیا ہے۔ کہ کوئی شخص آئندہ سے کاغذ میں سودا نہ بیچے۔ بلکہ پتوں میں رکھ کر بیچنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کریگا۔ اس پر مقدمہ چلایا جائیگا۔

وول وچ (انگلستان) میں سٹرائک

مسٹر ٹامسن پریذیڈنٹ انجمن محافظ مزدوران نے وول وچ کے ہڑتالیوں کے ایک جلسۂ عام میں اعلان کیا۔ کہ لیبر لیگ کے اراکین نے تمام مزدوروں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ کارخانہ جات سے نکل آئیں اور آگے کوئی شخص اسلحہ سازی کے کارخانہ میں داخل نہ ہو۔

بعد کا تار ظاہر کرتا ہے۔ کہ بارہ ہزار آدمی بے کار بیٹھے ہیں انھوں نے بیان کیا ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کے خلاف سٹرائک نہیں کر رہے۔ جو اتحادی نہیں ہیں۔ بلکہ ان لوگوں کے خلاف ہیں۔ جو سٹرائک کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور جنھوں نے مشین درست کر دی ہے۔

ترمیم ہوم رول کی دوسری خوانگی

لنڈن ۶ - جولائی کا تار ہے کہ ہوس آف لارڈز میں آج مسودہ ہوم رول کے ترمیم کے بل کی دوسری خواندگی پر بحث ہوئی۔ لارڈ منٹو نے تحریک کی۔ کہ آئرلینڈ کی تمام پارٹیوں کے قائمقاموں کی ایک کانفرنس سمجھوتہ کے وسائل پر غور کرنے کی غرض سے طلب کی جائے۔ دوسری خواندگی ۲۷۳ ووٹوں سے بخلاف ۱۰ آراؤں کے پاس ہوئی۔

اس کے بعد مسودہ مذکور کے متعلق لارڈ لینیڈن کی ترمیمات پیش کی گئیں۔

چین کی موجودہ حالت

انگلستان کا یہ خیال کہ چین میں بدنظمی پھیلی ہوئی ہے۔ بالکل غلط اور یہاں کے واقعات کے خلاف ہے۔ چند محدود اغراض کے سوا تمام چینی مشیر اور سمجھدار چینی ممالک غیر سے قرض لینے کے خلاف تھے۔ انقلاب کے بعد چین کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ وہ اب بہت کم ہو گئی ہیں اور اب امن و امان قائم ہوگیا ہے۔ ریلوے۔ ڈاک و سلسلہ تار کی توسیع اور اندرون ملک میں جہازرانی کی ترقی مرکزی گورنمنٹ کے اثر و اقتدار کو روز بروز استحکام بخشتی جاتی ہے۔ موجودہ عارضی گورنمنٹ لوگوں کے حسب حال ہے۔ سلطنت کی کونسل ایک مستقل کنسٹیٹیوشن مرتب کر کے قومی جماعت میں بنا بر منظوری پیش کریگی۔

حجاموں کا ایکا

جمبوسر (کاٹھیاواڑ) میں ہندو مسلمان حجاموں نے بھی ایک پنچایت میں قرار دیا ہے۔ کہ ڈاڑھی مونچھ کی حجامت کا ایک آنہ۔ لڑکوں کی حجامت ۶ پائی۔ اور بال کاٹنے پر دو آنہ وصول کیا جائیگا۔ بیوہ عورتوں کی حجامت کا چھ پائی وصول کیا جائیگا۔

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۹ - سورۃ الجنّ - بقیہ رکوع اوّل

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

یہ ایسی بات ہے کہ اس کے مقابلہ پر دنیا کے کسی مذہب کی کتاب نہیں آسکتی - پھر قرآن شریف کی برکات اور نتائج کو دیکھ لو - اور قرآن شریف پر عمل کرنے والوں کا مقابلہ دنیا کی دوسری قوموں سے کر لو کہ ان میں کس قدر فرق ہے - مسیح کہتے ہیں کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے - قوموں کے پھل - اخلاق فاضلہ - نیکیاں - تقوےٰ - زہد اور ترقی جاہ و جلال ہوتے ہیں - کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ قرآن شریف پر عمل کرتا ہوا کوئی شخص فاسق فاجر گندہ اور بدچلن ہو گیا ہے - ہرگز نہیں - بلکہ قرآن کریم پر عمل کرنیوالے تمام صفات حسنہ کے جامع اور اخلاق فاضلہ کے مرجع بن گئے تھے - کسی کو ان کے سامنے دم مارنے کی طاقت نہیں رہی تھی - تو اس سے معلوم ہوا کہ قرآن سب سے اعلےٰ اور اکمل کتاب ہے جس پر چلنے سے کبھی کوئی ناکام نہیں رہ سکتا - یہ تو ہوئے قرآن شریف کے برکات - لیکن یوں بھی قرآن شریف کی زبان ایسی صاف اور شستہ ہے کہ پڑھ کر وجد آتا ہے ؛

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے رسول ان لوگوں کو کہدے کہ میری طرف وحی کیگئی ہے کہ کچھ لوگوں نے قرآن شریف کو سنا - اور سنکر کہا کہ ہم نے تو عجیب کلام سنا ہے - وہ سن کر حیران رہ گئے - واقعہ میں اگر کوئی قرآن شریف کو تعصب سے علیحدہ ہو کر پڑھے تو وہ اس کو ماننے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے - کفار کے وفد کا ایک آدمی جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا - اور کہنے لگا - کہ آپ جو کچھ چاہتے ہیں ہم سے لے لیں - لیکن بتوں کی مذمت چھوڑ دیں - آپنے اس کو قرآن شریف کی چند آیات پڑھ کر سنائیں تو وہ واپس آکر اپنے ساتھیوں کو کہنے لگا کہ ہم اس شخص پر کبھی کامیابی نہیں حاصل کر سکتے - غرضیکہ جو کوئی بھی بغض اور عداوت سے صاف ہو کر قرآن کو پڑھے یا سنے وہ ضرور متاثر ہو جاتا ہے ؛

قرانًا - وہ کلام جو پڑھا جائے
عجبًا - عجیب یا حیرت میں ڈال دینے والا ؛

یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ۭ

قرآن شریف میں بڑی خوبی تو یہ ہے کہ اس میں برائی کی کوئی بات نہیں ہر ایک وہ کتاب جس کو الہامی مانا اور کہا جاتا ہے یہ خوبی اپنے اندر نہیں رکھتی - ان کتابوں میں سینکڑوں ایسی باتیں ہیں - جن پر انسان عمل نہیں کر سکتا - آریوں میں نیوگ کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس کو بیان کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے - عیسائیوں میں جب تک عورت زنا نہ کرے اس وقت تک وہ اس کو طلاق نہیں دے سکتے - اور کئی باتیں انجیل میں ایسی ہی درج ہیں - جن پر عمل نہیں کیا جا سکتا - مثلاً یہ کہ اگر کوئی تمہارے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو بایاں بھی اس کی طرف پھیر دو ؛

قرآن شریف وہ کلام ہے جو صرف بھلائی ہی بھلائی بتاتا ہے - جب بھلائی کی باتیں بتاتا ہے تو پھر بھلا اس کا انکار ہو سکتا ہے ؟

وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ

اور قرآن شریف کو سنکر بھلا ہم کسی کو خدا کا شریک بنا سکتے ہیں - کیونکہ قرآن بھی ایک ایسی کتاب ہے جس نے شرک کو بدلائل قاطعہ ردّ کیا ہے ؛

وَّاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ۙ

بات یہ ہے کہ ہمارا رب تو ایسا ہے کہ اس کی عظمت بہت بڑی ہے - اور اسکی کوئی بیوی نہیں - اور نہ ہی اسکی کوئی اولاد ہو سکتی ہے ؛

وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْہُنَا عَلَی اللہِ شَطَطًا ۙ

ہمارے جاہل اور بیوقوف لوگ اللہ تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کی باتیں بیان کرتے تھے جھوٹ میں غلو کرتے ہوئے یا ان کا یہ فعل زیادتی کی وجہ سے تھا - یا وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حق سے دور ہو کر کلام کرتے تھے یا افراط سے کلام کرتے تھے ؛

شَطَطًا - جھوٹ میں غلو کرنا - زیادتی - حق سے دور ہو جانا - افراط کرنا ؛

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللہِ کَذِبًا ۙ

اور ہمیں تو گمان تھا - کہ خدا پر انس و جن کب جھوٹ بول سکتے ہیں - اکثر لوگوں کو یہی دھوکا تباہ کر دیتا ہے - کہ بھلا ہمارے باپ اور دادا جھوٹ بول سکتے ہیں - جو کچھ وہ کہہ گئے ہیں - یا جسطرح وہ کرتے تھے - اسی طرح ہم کرینگے آجکل لوگ کہتے ہیں - کہ فلاں مفسر صاحب یہ لکھ گئے ہیں - کیا یہ غلط ہو سکتا ہے ؛

وَّاَنَّہٗ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْھُمْ رَھَقًا ۙ

اور یہ کہ کچھ لوگ عوام الناس میں سے ایسے تھے جو بڑے بڑے سرداروں سے پناہیں مانگتے تھے اور مدد طلب کرتے تھے - اور اپنے اس فعل سے انھوں نے سرداروں کو بدی میں زیادہ کر دیا ؛

رَھَقَ - بدکاری - گناہ - ظلم - جھوٹ - بے وقوفی کو کہتے ہیں ؛

یہاں خدا تعالیٰ نے رجال من الجن فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام انسان ہی ہیں - کیونکہ رجل سوائے انسان کے اور کسی مخلوق کو نہیں کہتے - پس اس جگہ جنات کو رجل کہکر فیصلہ کر دیا کہ یہاں جنّ سے مراد سرداران قوم ہی ہیں - اور جن سے بڑے آدمیوں کو عربی زبان میں تشبیہ دی جاتی ہے ؛

جب غربا اور مسکین تنگ ہوتے ہیں - تو مشرکانہ باتیں کرنی شروع کر دیتے ہیں - اور دولتمندوں اور بڑے لوگوں کو کہتے ہیں - کہ آپ ہی ہمارا سہارا ہیں - جو لوگ خدا کے قائل ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں - کہ آسمان پر خدا اور نیچے آپ ہمارے مددگار ہیں - اور جو خدا کے قائل نہیں ہوتے - وہ تو بہت ہی بڑھ جاتے ہیں - اور کہتے ہیں - کہ جو کچھ ہیں آپ ہی ہیں - اس لئے جب بڑے آدمی اپنی تعریف سنتے ہیں - تو وہ متکبر ہو جاتے ہیں - اور پھر تکبر کی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں ؛

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک صحابی نے دوسرے صحابی کی تعریف کی۔ تو آپ نے اس کو فرمایا کہ تونے اسکو تباہ کر دیا ہے۔ تو گویا کسی کی تعریف اس کے منہ پر کرنا اسکو تباہ کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ متکبر ہوجاتا ہے۔ اور تکبر اسکی تباہی کا موجب ہوتا ہے +

اس موجودہ زمانہ میں شہرت کی مرض بہت بڑھی ہوئی ہے۔ لاکھوں روپے اس لئے خرچ کئے جاتے ہیں۔ کہ خان خان بہادر یا سر کا خطاب ملجائے۔ یہ لوگ خدا کے دیئے ہوئے خطاب پر توخوش نہیں ہوتے۔ اور نہ اسکے حصول کیلئے کوشش کرتے ہیں۔ لیکن دنیا کے خطابوں کے لئے ہروقت بے تاب رہتے ہیں +

وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝

اور یہ کہ عوام بھی لے بڑے لوگو تمہاری طرح ہی گمان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کو مبعوث نہ کریگا۔ اور آیندہ کے لئے سلسلۂ وحی منقطع ہوچکا ہے۔ لوگوں کو ہمیشہ یہی ٹھوکر لگتی رہی ہے۔ اور ان کا ہمیشہ سے یہی خیال چلا آیا ہے۔ ہندو کہتے ہیں۔ کہ ہماری کتاب کے بعد اب کوئی کتاب نازل نہیں ہوسکتی۔ زرتشتی کہتے ہیں۔ کہ ہماری کتاب کے بعد کوئی کلام نازل نہیں ہوسکتا۔ پھر جسوقت موسیٰ علیہ السلام آئے۔ تو کہا گیا۔ کہ انکے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی طرح ہر ایک نبی کے بعد کہا گیا۔ حالانکہ انکی کتابوں میں یہ لکھا ہوا نہیں۔ جب کوئی نبی آیا تو اسکے نہ ماننے میں یہی بات روک ہوئی۔ اور اسی وجہ سے انکار کیا گیا۔ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کے بعد عیسائیوں نے کہا۔ کہ اب شریعت کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ تو آپ کے بعد مسلمان یہ کہتے ہیں۔ کہ اب الہام کا دروازہ بند ہوگیا ہے اور کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہمیشہ یہی عذر کیا جاتا رہا ہے۔ اور یہی کہتے آئے ہیں۔ اس لئے ختم نبوت کی بحث کوئی آج نئی بحث شروع نہیں ہوئی۔ بلکہ ہمیشہ سے چلی آئی ہے +

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی لوگوں نے کہا کہ ہمارا تو خیال ہوگیا تھا کہ آیندہ کبھی کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لیکن یہ بات غلط نکلی +

وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝

اور ہم تو آسمانی باتوں کی تلاش میں رہتے تھے۔ لیکن اب جو ہم نے اس طرف کوشش کی۔ تو دیکھا کہ سخت پہرے لگے ہوئے ہیں اور اسی طرح شہب +

وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝

اور ہم بعض جگہوں میں بیٹھا کرتے تھے۔ حالات دریافت کرنے کے لئے۔ لیکن اب جو شخص سننے کی کوشش کرتا ہے تو اپنے لئے شہاب کو گھات میں پاتا ہے +

یہ لوگ علم ہیئت کا بہت شوق رکھتے تھے۔ اور علم نجوم کے ذریعہ بعض باتیں دریافت کرکے پیشگوئیاں کرتے تھے لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی وجہ سے ان کے اندازوں اور قیاسوں میں فرق آگیا تھا۔ اس لئے وہ کہتے ہیں۔ کہ اب ہم اگر کوشش بھی کرتے ہیں۔ تو کچھ پتہ نہیں لگتا۔ یہاں خداوند تعالیٰ نے یہ نہیں بتایا کہ جو کچھ وہ کہتے تھے وہ ٹھیک ہوتا تھا۔ یا غلط۔ ہاں یہ بتادیا کہ وہ ایسا کیا کرتے تھے +

شہاب۔ شعلہ۔ وہ پتھر جو بعض اوقات رات کو گرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ستارہ ہیں +

ستاروں کے ٹوٹنے کے دو نتیجے ہوتے ہیں +

(۱) معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں میں شہاب کثرت سے ٹوٹتے ہیں تو علم نجوم کے ماہرین کو اپنے اندازہ لگانے میں بہت دقت پیش آتی ہے اور انکے اکثر اندازے غلط جاتے ہیں پس ایک تو یہ معنے ہونگے کہ جب ہم نجوم پر غور کرتے ہیں تو شہاب کی کثرت کی وجہ سے ہمارے اندازوں میں اکثر غلطیاں ہوجاتی ہیں +

(۲) شہاب انبیا کے آنے کے وقت ٹوٹتے ہیں۔ اور بہت سے انبیا کی بعثت کی علامت شہاب کی کثرت بتائی گئی ہے۔ اور انبیا نجوم والوں کی خوب خبر لیتے ہیں کیونکہ پہلے تو انکے دل میں جو کچھ آتا ہے کہدیتے ہیں لیکن انبیا کی بعثت کی وجہ سے انہیں وہ آزادی نہیں رہتی کیونکہ انبیا انکے ظنی اندازوں کی اچھی طرح قلعی کھولدیتے ہیں اور جب کبھی علماء نجوم اور انبیاء کی پیشگوئیوں کا مقابلہ ہوجاتا ہے تو انبیا فتحیاب ہوتے ہیں اور اس طرح علماء نجوم کو مار پڑتی رہتی ہے۔ پس مراد یہ ہوئی کہ انبیاء کو ہی انھوں نے شہاب قرار دیا ہے یعنے جب ہم کوئی خبر دیتے ہیں تو وہ نبی ایک شہاب ثاقب کی طرح اس کا بطلان ثابت کر دیتا ہے اور ہم لوگ کامیاب نہیں ہوسکتے۔ ہم نے حضرت صاحب کے زمانہ میں دیکھا ہے کہ نجومی اکثر کہتے تھے کہ اب کوئی زلزلہ نہ آئیگا لیکن آپکو الہام ہوتا کہ اب زلزلہ آئیگا۔ آخر نجومیوں کو ذلت پہنچتی اور حضرت صاحب کی پیشگوئی پوری ہوتی۔ پس انبیا کی پیشگوئیاں شہاب کا کام دیتی ہیں +

وَاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝

اور کہتے ہیں۔ کہ معلوم نہیں کہ یہ جو تغیرات ہورہے ہیں۔ ان سے بدی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے خیر کا ارادہ کیا ہے۔ ہر ایک نبی کے آنے سے یہ دو نو باتیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ نبی کو مان لیتے ہیں۔ وہ تو باوجود ذلیل و مفلس اور نادار ہونے کے معزز۔ دولت مند اور امیر ہوجاتے ہیں لیکن جو انکار کرتے ہیں۔ وہ تباہ ہوجاتے ہیں۔ نوح علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے منکرین کو دیکھو کہ وہ کس طرح ذلیل اور تباہ ہوگئے +

وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝

اور ہم میں سے بعض تو نیک ہیں جو شرک سے محفوظ ہیں۔ اور بعض اسکے سوا ہیں یعنے بد ہیں۔ شرک میں ہم متفرق راستوں پر چلنے والے ہیں۔ کُنّا طرائق کے معنے ہیں۔ کُنّا ذوی طرائق +

وَاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝

اور اب ہمیں یقین ہوگیا ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز نہیں کر سکتے۔ یعنے مقابلہ کر کے اور نہ ہم عاجز کر سکتے ہیں اس سے بھاگ کر یعنے نہ تو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مقابلہ کر کے چھوٹ سکتا ہے اور نہ بھاگ کر بچ سکتا ہے +

وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝

اور یہ کہ جب ہمنے ہدایت کی باتیں سنیں تو ہم ایمان لائے۔ پس جو اللہ پر ایمان لاتا ہے وہ نہ تو کسی کمی سے ڈرتا ہے اور نہ زیادتی اور ظلم سے یعنے نہ تو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان - دارالامان - مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۱۴ء

انگلستان کی موجودہ مشکلات اور ہماری دعا

سلطنت برطانیہ میں جو واقعات آجکل رونما ہو رہے ہیں۔ اور سیاسی ہوا کا رُخ جس سمت کو ہو رہا ہے۔ اُس سے موسم کے پُرخطر اور مطلع کے تاریک ہونے کا پتہ چلتا اور حکومت کے جہازرانوں کی موجودہ اور آئندہ مشکلات کا تصور کرنے کے جہاز کی ہر ایک سواری کو تشویش لاحق ہو رہی ہے۔ ایک طرف جوزف چیمبرلین جیسا مدبر۔ جہاندیدہ۔ اور پختہ کار ماہر سیاست وجود حکومت برطانیہ کو داغ فرقت دے گیا ہے۔ اور بادشاہ و امراء سے لیکر غربا و عوام تک اُس کے ماتم میں سوگوار ہیں اور دوسری طرف آئرلینڈ کی حکومت خود اختیاری کا مسودہ تیسری خواندگی کے بعد قانونی شکل میں ملک کے سامنے آنے کے لئے تیار ہے۔ اور سر ایڈورڈ کارسن کے ایک لاکھ ۴ ہزار مطوعین بلفاسٹ میں سرگرمی سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں مشین گنز کو مناسب موقعوں پر نصب کیا جا رہا ہے۔ جنرل سر رچرڈسن کے خیال میں اب وقت آگیا ہے۔ کہ السٹر کے رضاکار ہتھیار بند بازاروں میں نکلیں۔ السٹر کی اس سرگرمی اور فوجی تیاری کا جواب حکومت نے محض خاموشی . . . . لیکن مسٹر ریڈمنڈ کے قوم پرست آئرش گروہ نے چند ہی روز میں ایک لاکھ گیارہ ہزار آئرش قوم پرستوں کا لشکر مرتب کرنے اور ایک موقعہ پر عملاً السٹریوں کا مقابلہ کرنے سے دیا ہے۔ قوم پرستوں کے سپہ سالار کرنل مُور نے اپنی سپاہ کو جو نصیحت اور بڑھاوے کے الفاظ کہے ہیں وہ بجائے خود اہمیت سے مملو اور خطرات کا پیش خیمہ ہیں۔ کرنل موصوف نے آئرش نوجوانوں کو wolfe Tone کے زمانہ کی یاد دلائی ہے۔ اور یہ وہ آئرش گروہ تھا۔ جس نے انگلستان سے بغاوت کی اور نپولین کو اپنی امداد کے لئے مدعو کیا۔ یہ خیالات رکھنے والے قوم پرست لشکر کو امریکہ سے مالی امداد ملتی۔ اور اسلاح حرب کی ایک بڑی مقدار بہم پہنچ رہی ہے۔ حال ہی میں پچاس ہزار بندوقیں پہنچیں۔ اور تقسیم ہو چکی ہیں۔ بڑے بڑے سربرآوردہ اہل آئرلینڈ قوم پرست گروہ سے اظہار ہمدردی کر رہے ہیں چنانچہ آئرلینڈ کے لارڈ لفٹیننٹ کے آئرش ایڈ بکانگ نے حکومت خود اختیاری کی تائید میں آواز اٹھانے سے احتراز نہیں کیا غرض پُرامن زمین حریت میں خانہ جنگی کے سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اور سمندر سیاست میں ایک خوفناک طوفان بپا ہے۔ اور ہر وقت خطرہ ہے۔ کہ مبادا کوئی ضرررساں موج تختۂ جہاز کو نہ اُلٹ دے۔

ملک کی یہ اندرونی حالت ہی کیا کچھ کم موجب خوف و ہراس تھی۔ کہ ایران میں ایک نیا شاخسانہ کھڑا ہوا ہے۔ اور اینگلو پرشین آئل کمپنی کے تازہ ٹھیکہ سے روس اور برطانیہ کے تعلقات میں گونہ کشیدگی پیدا ہو چکی ہے۔ روس کا ٹائمز یعنی نیم سرکاری اخبار نواء وریمیا دو تین موقعوں پر برطانیہ کے خلاف زہر اُگل چکا ہے۔ ابھی چند روز ہوئے تھے۔ کہ اس اخبار نے اس تیل کے ٹھیکہ کا ذکر کرتے ہوئے طنزاً لکھا تھا۔ اب ۱۹۰۷ء کا انگریزی روسی معاہدہ ردّی کی ٹوکری میں پھینکا جا چکا ہے۔ یہی اخبار جسے روس کی زبان سمجھنا چاہیئے۔ اب دوبارہ رقمطراز ہے۔ کہ "انگریزوں کو ایران میں تیل کے متعلق جو مراعات دیگئی ہیں۔ اُن سے لازم آتا ہے۔ انگریزی روسی معاہدہ میں ترمیم کی جائے۔ ایران کا ملک انگریزی روسی اتفاق کی جانچ کے لئے بطور ایک محک کے ہے۔ اور اگر اس اتفاق کا رشتہ کمزور ہو گیا ہو۔ تو اب اس کو ضرور توڑ ڈالنا چاہیئے"

یہ ہے روسی رائے کا لُب لباب جو بظاہر تیل کے چشموں کو امر متنازعہ فیہ بتاتی ہے۔ لیکن درحقیقت بات وہی ہے جو وزیر خارجہ برطانیہ نے ابھی چند روز ہوئے دارالعوام میں بیان کی تھی کہ ایران کی خودمختاری کو بحال رکھا جائیگا۔

سر ایڈورڈ گرے کے اس منصفانہ اور حکومت برطانیہ کے شان شایان اعلان کو روس کہاں پسند کر سکتا ہے۔ اور روس سے یہ کہاں امید ہو سکتی ہے۔ کہ شمالی ایران کو بلا کسی خارجی دباؤ کے خالی کر دے۔ روس کو ایک اور رنج بھی ہے وہ یہ کہ کمزور ایران کے وزیر خارجہ نے کیوں روس کے طرز عمل متعلق شمالی ایران پر اعتراض کیا ہے۔ اور کیوں یہ کہا ہے۔ کہ روسی کونسل شمالی ایران کا مالیہ وصول کرتے۔ اور حکومت ایران کو عملاً نقصان پہنچا رہے ہیں۔

یہ ہے خارجی مناقشہ جو خدا معلوم کل تک کیا صورت اختیار کرے۔ اور اندرونی مشکلات میں مبتلا شیر انگلستان کو اور کس کس طرف متوجہ ہونا پڑے۔

پھر جنوبی افریقہ کا نیا ترمیم شدہ قانون جس میں ہندوستانیوں کے جذبات کا گونہ احترام کیا گیا ہے۔ باعث اطمینان تھا۔ لیکن حکومت کینیڈا اور ہندوستانیوں کا تازہ جھگڑا اس اطمینان اور خوشی کو بہت کچھ متغیر کر رہا ہے۔ کاماگاٹا مارو ابھی وینکوور کے ساحل پر ہے۔ گوردت سنگھ اپنی ضد پر قائم ہے۔ اور حکومت کینیڈا ہندوستانیوں کے داخلہ کو اپنی جگہ نامناسب اور اپنے مفاد کے منافی خیال کرتی ہے۔ خارجی اخباری دنیا میں انگلستان کے نام کو بدنام کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور اس واقعہ کا بیجا فایدہ اٹھایا جا رہا ہے۔

دہلی کا مقدمہ بھی ابھی تک دوران تحقیقات میں ہے انارکسٹوں کے اصل لیڈروں اور حضور وائسرائے پر بم پھینکنے والے اصلی مجرم کا پتہ نہ ملنا ہر بہی خواہ امن کے لئے باعث عدم تسلی و اطمینان ہے۔

مصر میں اگرچہ انگریزی فوج کی دو سالم رجمنٹوں کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور وہ عنقریب ہندوستان سے روانہ ہو جائیں گی۔ لیکن اٹلی کے ساتھ مغربی حدود کا ملنا اور مصری قوم پرست گروہ کا قابض طاقت کے ہر فعل کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھنا۔ فرعون کے ملک میں انگریزی مدبرین کے لئے غور و خوض کا میدان وسیع کر رہا ہے۔

یہ ہیں انگریزی حکومت کی موجودہ مشکلات اور یہ ہیں برطانیہ کے اصحاب حل و عقد کے پیش نظر مسائل۔ بس اب اگر ان پر نظر غائر ڈالی جائے۔ اور اُن کو احسان کا احساس رکھنے والے قلب میں جگہ دی جائے۔ تو دنیا کے امن۔ ہندوستان کی سلامتی۔ اور مسلمانوں کی بہتری کی خاطر یہ دعا کرنی پڑتی ہے۔ کہ خدا اس سلطنت کو حوادثات سے بچائے۔ آمین

ہمارا ایمان ہے کہ جس خدا نے انگریزوں کے قدیم پہاڑی جزیرہ کو ہسپانیہ کے مشہور بیڑے کے حملے اور نپولین کی فاتحانہ دستبرد سے محفوظ رکھا تھا۔ اور اڑے سے اڑے نیز نازک سے نازک وقتوں میں اس محب انسانیت قوم کی مدد کی تھی۔ وہ اب بھی کریگا۔ اور برطانیہ کو ان مشکلات کے تلاطم سے نکالکر سلامتی کے کنارہ پر پہنچائیگا۔ اور ہاں ایکدن اسلام کے نور سے منور اور احمد قادیانی کی تعلیم سے مستفیض کر کے دارالسلام میں داخل کریگا۔ انشاء اللہ۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نازک زمانہ میں ہی اس مبارک سلامتی کے آثار بھی شروع ہو گئے ہیں۔ اور شاہ جارج خامس کے عہد معدلت عہد میں ہی انجمن احمدیہ کی بنیاد اس بادشاہ ذی اقتدار کے پایۂ تخت میں قائم ہو چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خدا ہمارے قیصر کو سلامت رکھے۔

تصدیق المسیح

ایک تازہ نشان

(وحی مسیح موعود)

دیکھ! میں آسمان سے تیرے لئے برساؤنگا اور زمین سے نکالوں گا۔ پھر وہ جو تیرے مخالف ہوں گے۔ پکڑے جائیں گے۔ صحن میں ندیاں چلیں گی۔ (۱۲۔ اگست ۱۹۰۶ء)

تین اور چار جولائی کی درمیانی رات کو جو بربادی بخش نظارہ اور تباہی خیز حادثہ دریائے بیاس کی طغیانی سے وقوع میں آیا۔ ایسا ہولناک اور مہلک ثابت ہوا ہے۔ کہ اس کے حالات سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور دل پاش پاش ہوتا ہے۔

واضح ہو۔ کہ یہ علاقہ جو بیٹ یا چھنب کے نام سے مشہور ہے دریائے بیاس کے جانب غربی کے ساتھ ساتھ ایک سو میل سے زائد لمبا چلا گیا ہے۔ نہایت سرسبز اور خوشگوار زرخیز قطعہ زمین کا ہے۔ جہاں خشک سالی اور قحط سالی کو دخل نہیں۔ اور نشیب زمین ہونے کی وجہ سے زمین نہایت زرخیز اور باشندے مرفہ الحال اور نتیجۃً خدا سے غافل اور سرکش اور میکش ہیں۔ اس علاقہ کے لوگ ہمارے مبلغین (شیخ عبد الرب صاحب۔ چوہدری محمد اسمٰعیل نمبردار بگول۔ ماسٹر مامون خاں صاحب و رحمت علی صاحب و سلطان علی صاحب و غیرہم) کی تبلیغ اور وعظ کو رد کرتے رہے اور بعض اوقات ناواجب سختی سے پیش آئے۔ آخر خدا کا قہر بھڑکا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ سیلاب کے ظہور کا موجب ہوا۔ اور خدا اپنے لشکروں سمیت عین بےخبری میں ان پر حملہ آور ہوا۔ تین جولائی کے دن اور بعد کی رات کو کثرت سے موسلا دھار بارش ہوئی۔ لوگ حسب معمول اپنے گھروں میں لمبی تان کر رات خوشی خوشی سوئے۔ لیکن یہ کسی کو معلوم نہ تھا۔ کہ ان کے سر پہ سختی کی گھڑی آیا چاہتی ہے آدھی رات کے بعد قریباً دو بجے کا عمل ہوگا۔ کہ یکایک آواز دینے والے نے آواز دی۔ کہ سیلاب آگیا۔ اپنی جانوں اور مالوں کا فکر کرو۔ اس وقت سب خورد و کلاں کا جاگنا مشکل امر تھا آنکھ جب بستر سے نیچے سے نمودار ہو گئے۔ تو سب خورد و کلاں اور پیر و جوان

اور ننھے ننھے بچے شور و فغاں کرتے اٹھ بیٹھے۔ ان کی پہلی نگاہ جو زمین پہ پڑی۔ وہ صحن میں ندیوں کے چلنے پر پڑی۔ گلیوں اور صحن میں پانی کے ریلے ریلے چلتے تھے۔ نیچے سے زمین پانی اگل رہی تھی۔ اور اوپر سے آسمان بارش کی بوچھاڑ پھینک رہا تھا۔ بچے اپنی نیند کو پورا کرنا چاہتے تھے۔ مگر والدین کو ان کی اور اپنی جانوں کا فکر پڑا ہوا تھا۔ اور سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہوئی تھیں۔ اتنے میں دھڑام کی آواز سے معلوم ہوا۔ کہ ایک ہمسایہ کا مکان گر پڑا۔ اور چارپائے اس کے نیچے سارا دن دبے رہے اور اپنی جانیں توڑتے رہے۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے اور مکانوں کے گرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور سب کو اپنے اپنے مویشیوں کے رسّے کھولنے اور توڑنے کی فکر پڑ رہی اب سوچنے کا کوئی وقت نہ تھا۔ سب اپنی جانوں اور بچوں اور عورتوں کو لے کر ایک چبوترے پہ جا چڑھے۔ جو ایسے ہولناک سیلاب سے بچنے کے لئے اونچی جگہ پر بنایا گیا تھا۔ اسی اثنا میں سارے گاؤں (موضع گھوکلے) کا غلہ اور مکانات اور مال اور اسباب اور سب کچھ برباد ہو چکا تھا۔ بارش کی بوچھاڑ الگ تھپیڑ مارتی تھی۔ اور دریا کی ٹھاٹھیں خورد و کلاں کے دلوں پر لرزہ ڈالتی تھیں۔ ابھی ان کا ڈیرہ بلند چبوترے پر ہوا ہی تھا۔ کہ دریا کی لہر چبوترے پر بھی پھر گئی۔ جہاں پہلے کبھی پانی نہ پہنچا تھا۔ عورتوں اور بچوں کے گریہ و بکا سے شور محشر برپا ہو گیا۔ اس چبوترے پر موٹے موٹے لٹھ اور ستون گاڑے گئے۔ اور ان پر چارپائیاں باندھ کر بچوں اور عورتوں کو ان پر رکھا گیا ابھی یہ کام ختم ہی ہوا تھا۔ کہ پانی چڑھتا چڑھتا چارپائیوں تک آن پہنچا۔ پھر ایک فٹ اونچا ہو کر بہنے لگا۔ اب ہر ایک کی ناک میں جان آگئی۔ قریب تھا۔ کہ ان چارپائیوں کو پانی تیرا کر بہا لیجائے۔ مگر خیر گذری۔ ہر ایک کو یقین تھا۔ کہ یہ اس کی زندگی کا آخری وقت ہے۔ بارش کی تیز بوچھاڑ سے بچے چلّا چلّا کر ماؤں اور باپوں کے گلے سے چمٹتے تھے۔ مگر ان کو روتے دیکھ کر یہ اور بھی زور سے روتے اور چیخیں مارتے تھے۔ بارش کی بوچھاڑ اور گریہ و بکا سے بچے خود ہی تھک کر خاموش ہو جاتے۔ اور کچھ دیر پا کر پھر بلکنے لگتے۔ اس حالت زار کو دیکھ کر جو کچھ والدین کے دلوں پر گذرتا تھا۔ وہ ہر ایک بجائے خود سمجھ سکتا ہے۔ قصہ کوتاہ بصد مشکل رات کٹی اور صبح ہوئی۔ خدا کی شان۔ ۴۔ جولائی ۱۹۱۴ء کی صبح کے بعد سیلاب کم ہونے لگا۔ اور لوگ جو بچ رہے تھے۔ بچوں کو گردنوں اور کندھوں پر رکھ کر دریا کے اونچے کنارے

کی طرف کوچ کرنے لگے۔ اکثر مرد جنگلی گائے یا بھینس بچ رہی تھی اس کی دم پکڑ کر جان کو بچانے کے لئے ... ڈھلتے بیٹھتے کنارے کی طرف آ رہے تھے۔ مگر رات کی سرد ہوا اور بارش اور پانی کی سردی سے سب کے ہاتھ پاؤں قریباً تشنج کے قریب پہنچے ہوئے تھے۔ اور بعض جان توڑ رہے تھے۔

یہ تو ایک گاؤں کا ذکر ہے۔ جہاں سے لوگ اپنا سب کچھ دریا برد کر کے صرف اپنی جانوں کو بچا سکے تھے۔ مگر بہت سے گاؤں اس چھنب میں ایسے دریا برد ہو گئے ہیں۔ کہ ان کے مسکن کا بھی پتہ نہیں لگتا۔ منشی عبد الغفور خاں صاحب کے چشم دید حالات ہدیہ ناظرین کئے گئے ہیں۔ ان کا بیان یہ بھی ہے۔ کہ انھوں نے کئی مردہ لاشوں اور مردہ مویشیوں۔ خنزیروں۔ ہرنوں۔ وغیرہ جنگلی جانوروں کو بہاؤ میں بہتے ہوئے اور درختوں میں پھنسے دیکھا۔ مردہ عورتوں کی شکل دیکھی نہیں جاتی تھی جس قدر نقصان وسط چھنب میں ہوا ہے۔ اس کو حالات کی تفصیل دو چار دنوں میں آویگی۔ جسقدر تباہی اور بربادی ۳۔ جولائی کی شب کو ہوئی۔ وہ قیامت سے کم نہیں معلوم ہوتی۔ جو لوگ بچے تھے۔ وہ دیوانہ وار حرکتیں کرتے تھے۔ اور آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ اور بہت دیر کے بعد آنکھوں کی معمولی حرکت عمل میں آتی تھی۔ آج ایک دوسرے شخص نے جو اس دستخیز کا شاہد ہے ذکر کیا۔ کہ رات کے دو بجے تھے۔ کہ سیلاب بندھوں کو توڑ گھروں کے صحنوں اور گلیوں میں آگیا۔ لوگوں کو پانی کی آمد کا تب علم ہوا جب چارپائیوں پر نیچے سے بستر تر ہو گئے۔ اتنے میں صحنوں کو پانی سے لبریز پایا۔ اسی افراتفری میں ہر ایک پہلو مخالف دکھائی دیتا تھا۔ ایک بوڑھیا نے تیل نہ ملنے کی وجہ سے بہت سا گھی جلا دیا۔ مگر چراغ روشن نہ ہی ہوا۔ اندھیری رات اس تباہی خیز نظارے کو اور بھی خوفناک بناتی تھی۔ ادھر تیز ہوا اور اوپر سے موسلا دھار بارش کی بوچھاڑ سے اوسان خطا ہو رہے تھے۔ اور نیچے سے پانی چارپائیوں کو اچھالتا تھا۔ نہایت نفیس پارچات صندوق اور اشیاء خوردنی اور پوشیدنی زیر آب ہو رہے تھے۔ خدا کی شان عجیب ہے۔ کہ اہل گاؤں (بھیرو پیچی) کے غیر احمدی مسلمانوں کے بہت سے گھر تہ آب ہو گئے۔ اور ان کی مسجد بھی دریا کی نذر ہو گئی۔ مگر احمدیوں کے سب مکان اور مسجد بھی علیحال محفوظ ہیں۔ ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم۔

اس گاؤں کے متصل ایک اور گاؤں تھا جو خدا کے رسول مسیح موعود کے واعظوں کا مخالف اور معاند تھا۔ وہ سارے

کا سارا تباہ ہوگیا۔ صرف ایک گھر بچا۔ باقی تمام گھر برباد ہوگئے اُس کی تفصیل جو موجب طوالت ہے۔ ترک کردی گئی ہے۔ ایک اور گاؤں چھچھرے نام تھا۔ جو تمام کا تمام تباہ ہوگیا۔ اس بات میں ابھی اختلاف ہے کہ آیا اس گاؤں کے چار افراد بچے یا چھ اشخاص جانبر ہوئے۔ مگر اسکا ہولناک حشر قیامت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھینچے ہوئے ہے۔ ایک گاؤں جگت پور نام ہے ۔ ۔ ۔ وہاں ایک برات گورداسپور سے آئی تھی۔ مگر جب وہ گاؤں مذکور کے قریب پہنچی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ سارے کا سارا گاؤں دریا بہالے گیا ہے۔ تب وہ بیچارے ساری رات تباہ شدہ گاؤں کے کھنڈرات پر کھڑے رہے۔ اور سیلاب کی ٹھاٹھیں دلوں کو ہلاتی تھیں۔ اللہ اللہ کرکے صبح ہوئی۔ اور بجائے شادی کے صد ہا حسرتوں سے برات واپس خالی گئی۔ اگر کچھ عرصہ پیشتر وہاں پہنچتی۔ تو اسکا بھی صفایا ہوجاتا۔ ایک اور گاؤں کوٹ خان محمد نام تھا۔ جہاں اس عاجز کا ایک ہندو آریہ دکاندار سے مباحثہ ہوا۔ اُس کی ساری دکان بہ گئی ہے۔ اور وہ بدقسمتی سے غیر حاضر تھا۔ باقی گاؤں دوسرے گاؤں کی طرح بدقسمتی سے حال بے حال ہو رہا تھا۔ اسی گاؤں میں پہلے بھی احمدی واعظوں سے کئی بار بدسلوکی ہوئی۔ آخر خدا نے ان کا بدلہ لیا۔ اللہ کریم اب پسماندگان کو ہدایت دے۔ ایک لالہ صاحب نے اس نواح میں ایک معقول جائداد پیدا کر رکھی تھی۔ اور وہاں اُس کا ایک گاؤں کچا خالصہ نام ہے۔ جہاں اس کا کئی سو من غلہ موجود تھا۔ وہ سب کا سب دریا کی بھینٹ ہوگیا۔ اور گاؤں کا نام و نشان نہ رہا۔ موضع اولکھاں جس کے پاس سے دریا کی گذرگاہ ہے وہاں سے بہت سے چھپروں کی قطاریں دریا کے بہاؤ میں گذریں۔ بعض چھپروں پر آدمی اور بچے بیٹھے تھے۔ اور کشتی کیطرح بہتے چلے جاتے تھے۔ کنارے والے تیراکوں سے فریاد کرتے تھے۔ کہ ہمیں للہ بچالو۔ مگر وہاں کے سنگدل تیراکوں نے صندوقوں اور دیگر مال و متاع کو تیر کر لوٹا کھسوٹا۔ مگر مردوں اور بچوں کی جو آہ وزاری سے منتیں کرتے تھے انھوں نے ایک نہ سُنی۔ بس وہ سب دریا کی نذر ہوگئے جسقدر مال و جان کا نقصان ہوا ہے۔ اسکا اندازہ سوائے خدا کے اور کوئی نہیں کرسکتا۔ مگر یہ درست اور صحیح ہے کہ زلزلہ کانگڑہ سے جھنب اور اسکے نواح کی بربادی کہیں بڑھی ہوئی ہے۔ وہاں تو جو لوگ مکانوں سے باہر تھے۔ وہ محفوظ رہے۔ مگر یہاں ہر ایک چیز جہاں جہاں پڑی تھی۔ دریا کی نذر ہوگئی۔

یہ تو دو چار گاؤں کا مختصر ذکر ہے تمام تباہ شدہ گاؤں کا حال لکھنے کے لئے ایک دفتر چاہئیے۔ یہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی تھی۔ جو ہولناک صورت میں آج پوری ہوئی۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدس نے سیلاب اور عام تباہی کی پیشگوئی کی تھی۔ اور اس میں صاف طور سے لکھا ہے کہ سیلاب آئیگا۔ اور دفعتہً سونیوالے غافلوں کو بوقت شب نابود کرے گا اور نیکوں کو اس سے کوئی گزند نہ پہنچے گا۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ کوئی ذریعہ بچاؤ کا کارگر نہ ہوگا چنانچہ کشتیاں بھی بہ گئیں اور کسی کشتی کا پتہ نہ لگا۔ الفاظ پیشگوئی کے حسب ذیل ہیں۔

اشعار

سونیوالو جلد جاگو۔ یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی۔ وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے۔ آیا کھڑا سیلاب ہے
ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کے وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے۔ گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے۔ اِک حضرت تواب ہے

ان الہامی اشعار سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ وقت آرام اور سونے کا ہوگا۔ جب سیلاب آئیگا۔ اس نازک موقعہ پر سونے کا نتیجہ نیک نہ ہوگا۔ اور فرمایا۔ کہ بڑا گرداب اور بھنور ہوگا۔ اور کشتی وغیرہ اسباب بچاؤ کے کام نہ آویں گے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ رات کے دو بجے دفعتہً سیلاب آیا۔ اور کشتیوں کو بہا لیگیا۔ اور اکثر حصہ باشندوں کا مورد عذاب ہوکر غرق ہوگیا۔ ہمارے واعظین کا بیان ہے۔ کہ اس علاقہ میں لوگ اسقدر متمول اور متکبر تھے۔ کہ ہماری دعوت پر کان نہیں دھرتے تھے۔ اور سود دینے دلانے سے بالکل نہیں جھجکتے تھے۔ یہ زبردست پیشگوئی مسلمانوں اور دیگر لوگوں کے لئے ایک ایسا ہی عظیم الشان نشان ہے جیسے کہ زلزلہ کانگڑہ کا تھا۔ کاش! ان کے دل نرم ہوتے۔ اور وہ حق کو قبول کرتے۔ اکثر بوڑھے لوگ بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ سیلاب نرالی قسم کا تھا جو ان کی عمر میں کبھی نہیں آیا۔ بلکہ اُن کے باپ دادا نے بھی ایسے تباہ کن سیلاب کا ذکر تک نہیں کیا تھا۔ نہائیت خوف کے ایام ہیں خدا مخلوق کو گونا گوں عذاب طاعون۔ قحط سالی۔ زلزلہ۔ ہیضہ۔ سیلاب سے عذاب دیکر اس آیت کی طرف متوجہ کرتا ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ ترجمہ۔ ہم کبھی عذاب نازل نہیں کرتے جب تک عذاب سے پیشتر ایک نبی اور رسول کو مبعوث نہیں کرلیتے۔ ابھی بس کہاں ہے۔ خدا جانے دنیا کی تقدیر میں ابھی کیا کچھ لکھا ہے۔ جو لوگوں نے ابھی دیکھنا ہے۔ عذاب سیلاب اس تندہی سے اور عزم بالجزم کرکے آیا۔ گویا کوئی مقتدر ہستی جہاں چاہتی ہے۔ اسے گردش دیتی ہے۔ اس سیلاب کا عذاب اسی طریق سے آیا۔ جیسے قرآن کریم میں مذکور ہے۔

افامن اھل القریٰ ان یاتیھم باسنا بیاتا او ھم قائلون

پارہ ۹۔ یعنی کیا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہوچکے ہیں کہ ہمارا عذاب کا حملہ رات کو بیخبر آجاوے۔ یا اس وقت جبکہ لوگ دوپہر کو قیلولہ یعنی استراحت کرتے ہوں۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کریگا۔" چاہیئے۔ کہ لوگ حضرت مسیح موعود کے حلقہء غلامی میں شامل ہوکر آپ کی روحانی کشتی پر سوار ہوجاویں۔ ورنہ خدا جانے مسلمانوں کی قوم نے کیا کچھ دیکھنا ہے +

(عبدالرحمٰن ٹیچر ہائی سکول قادیان)

منصب خلافت

یہ صاحبزادہ اولوالعزم حضرت خلیفۂ ثانی کی ۱۲۔ اپریل والی تقریر ہے۔ جس میں خلیفہ اور اُس کی حیثیت اسلام میں اور اس کے کام بتائے گئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی ترقی کے واسطے جو تجاویز آپ کے ذہن میں ہیں۔ وہ بہ تفصیل فرمائے ہیں۔ بہت سے اعتراض جو خلافت ثانی پر ہو رہے ہیں۔ ان کے تسلی بخش جواب دیئے ہیں۔ ہر احمدی کے پاس ایک جلد چاہیئے اور ذی استطاعت اصحاب کو چاہیئے۔ کہ بہت سی جلدیں منگوا کر مفت تقسیم کریں۔ قیمت ۱ر محصولڈاک ۰ر

نشان رحمت

آپ نے سُنا ہوگا۔ کہ لاہور سے ایک رسالہ حضرت فضل عمر رض کے مصلح موعود نہ ہونے کے بارے میں نکلا ہے۔ اس کے اکثر اعتراضوں کا جواب پہلے ہی سے فاضل مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دے چکے ہیں۔ اب یہ رسالہ منگوا کر پڑھیں +

پسر موعود۔ مصلح موعود

یہ رسالہ پیر منظور محمد صاحب کی تالیف ہے۔ جس میں حضرت خلیفۂ اوّل کی تحریر دربارۂ تعیین مصلح موعود کا فوٹو بھی ہے۔
قیمت (۰ر ۶ پائی)

"دعوت الی الخیر"

یورپ میں تبلیغ

سیدی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں خیریت سے ہوں۔ میری آنکھوں کو بھی آرام ہو رہا ہے۔ دن بدن اچھی ہوتی جاتی ہیں۔ اگرچہ ابھی تک لکھنا پڑھنا زیادہ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ کھانے کے متعلق میں فکر میں ہوں۔ پہلے جس مکان میں رہائش کا خیال تھا۔ اس میں ایک ہفتہ رہ کر چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ اس میں خرچ بہت زیادہ تھا۔ اب ایک اور مکان میں ہوں۔ یہاں خرچ ایک پونڈ کے قریب ہوگا۔ لیکن مکان اور صاحب مکان بہت گندے ہیں۔ اس لئے یہاں بھی قیام کا خیال نہیں۔ اس لئے میرے تمام خطوط جب تک میں لکھوں۔ اور خاص کر روپیہ ووکنگ کی معرفت آنا چاہئے۔ "Tablet" اخبار میں میں نے حضرت صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی بلقان کی پیشگوئی کے متعلق ایک خط چھپوایا ہے۔ اس اخبار کا ایک پرچہ حضور کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں۔ بعض اور اخباروں میں بھی چھپنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے موقعہ ملتا ہے۔ تو لاکھوں لوگوں تک حضرت صاحب کا نام بڑی آسانی سے پہنچ سکتا ہے۔

لیکچر دینے کا بھی انتظام کر رہا ہوں۔ آئندہ ہفتہ تک انشاءاللہ تعالیٰ کام شروع کر دوں گا۔ اور بعض لوگوں سے ملاقات بھی شروع کر دی ہے۔ یہاں پادری وائیٹ بریکٹ کے ساتھ ایک اخبار میں میری خط و کتابت ہو رہی تھی۔ اس دفعہ کے خط میں اس نے حضرت صاحب کے متعلق بہت سی بکواس کی ہے۔ اگرچہ میرے پہلے خط کا جواب بالکل نہیں دے سکا۔ اس میں بڑی شرارت کی بات یہ ہے۔ کہ لکھتا ہے۔ کہ حضرت صاحب نے عیسائیت کے اثر سے متاثر ہو کر اسلام میں ایسی تبدیلیاں کر دی ہیں۔ جو اس زمانہ کے لوگوں کے لئے قابل قبول ہوں۔ اس خط کا جواب انشاءاللہ تعالیٰ ۱۹۔ جون کے Surrey Herald میں شائع ہوگا۔ میں اپنا پچھلا خط اور پادری وائیٹ بریکٹ کا خط حضور کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی غالباً دو خط الفضل کے دفتر میں بھیجے تھے لیکن ابھی تک وہ شائع نہیں کئے گئے ریویو آف ریلیجنز میں مولوی شیر علی صاحب کو ضرورت ہے۔ اگر وہ خطوط الفضل کے دفتر سے مل سکیں۔

عرب صاحب۔ چوہدری ظفر اللہ خاں۔ عبدالعزیز صاحب۔ اور عبداللہ خان صاحب سب خیریت سے ہیں۔ اور دعا کیلئے اور السلام علیکم عرض کرتے ہیں۔

مجھے پچھلے دنوں آپ کا ایک سو روپیہ خواجہ صاحب کی معرفت پہنچ گیا ہے۔ میں حضور کے گھر لڑکا پیدا ہونے پر اور عزیزہ امۃ الحی کے ساتھ شادی کرنے پر مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ امۃ الحی کی شادی آپکے ساتھ ہو گئی۔ اگر کسی اور جگہ شادی ہوتی۔ تو شاید کیسے واقعات پیش آتے۔ اور ہمارے مرحوم استاذ اور آقا مولانا نورالدین کی لڑکی کے لئے اس سے اور کوئی جگہ بہتر نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ اس شادی کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے بابرکت کرے۔ والسلام (فتح محمد)

مسیح موعود کا ذکر ولائیت کے اخبار میں

"چوہدری فتح محمد صاحب نے اپنے خط میں جس اخبار کا ذکر کیا ہے اس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی بلقان کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اس کا کٹنگ چوہدری صاحب کے خط کے ساتھ ملا ہے۔ اور ہم ذیل میں اس کا ترجمہ کر دیتے ہیں"

جنگ بلقان پیشگوئی زبردست طور سے پوری ہوئی

جناب من! خواجہ کمال الدین صاحب نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایک پیشگوئی کے متعلق آپکے اخبار مورخہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۳ء میں ایک مضمون شائع کیا تھا۔ (جب خواجہ صاحب نئے نئے ولائیت گئے ہیں۔ اور غیر احمدیوں سے ابھی مدد ملنی شروع نہ ہوئی تھی۔ تو وہ حضرت مسیح موعود کے ذکر کو برا نہیں خیال کرتے تھے۔ یہ خیال ان کو تب پیدا ہوا ہے جب غیروں سے مدد ملنی شروع ہو گئی) یہ پیشگوئی ایک حیرت انگیز طریق سے پوری ہو گئی ہے۔ ابتداء میں اس پیشگوئی کا اعلان عربی میں جس زبان میں یہ الہاماً نازل ہوئی تھی۔ ۱۹۰۴ء میں شائع کیا گیا تھا۔ اور اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔ "ترک ایک قریب کی زمین میں شکست کھائیں گے۔ لیکن شکست کھانے کے بعد جلد تر غالب ہو جائیں گے۔" یہ پیشگوئی جو ۱۹۰۴ء میں کی گئی تھی۔ اپنے پورا ہونے سے آٹھ سال پہلے ان چار باتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی جنگ کا ہونا اس کا مقام ترکوں کی شکست اور آخرکار پھر انکی فتح یہ بات کہہ دینی آسان تھی خواہ ۱۹۰۴ء میں ہی کیوں نہ کہی جاتی۔ کہ ترکوں کو کوئی جنگ پیش آئیگی۔ لیکن یہ بات قبل از وقت بتا دینی بالکل ناممکن تھی۔ کہ جنگ کا میدان کونسا ہوگا۔ اور پھر فریقین کے بدلنے والے حالات کا قبل از وقت بتا دینا اور بھی مشکل تھا۔ اس وقت بھی جبکہ جنگ شروع ہوئی ہے۔ کوئی شخص قیاس نہیں کر سکتا تھا۔ کہ ترک چھوٹی چھوٹی بلقانی ریاستوں کے ہاتھوں ایسی خطرناک شکست کھائیں گے اور پھر اپنے دارالخلافہ کے قرب میں۔ ترکوں کی نہ دبنے والی فوج تھریس میں اسطرح پراگندہ کر دی گئی۔ کہ سلطان کو یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ وہ اپنا پایۂ تخت قسطنطنیہ سے بروصہ کو بدل دے۔

لیکن اس پر جنگ کا خاتمہ نہیں ہوا۔ ترکوں نے شتلجہ کے مورچوں کے پیچھے مضبوط قدم جما لیا۔ اور آگے بڑھنے والے بلغاریوں کو ایسے سخت نقصان پہنچائے۔ کہ بلغاریوں کے دماغ سے یہ خیال بالکل نکل گیا۔ کہ وہ ترکوں کی فوج کو شکست دے کر شتلجہ کے مورچوں پر قبضہ کر لیں۔ اور اسے قسطنطنیہ کی طرف دھکیل دیں۔

اس حال میں بھی کہا جا سکتا تھا۔ کہ یہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ لیکن ترکوں کے ایڈریانوپل پر دوبارہ قبضہ کر لینے کی وجہ سے یہ اور بھی مکمل طور سے پوری ہوئی۔ ابتداء جنگ سے ریاست ہائے بلقان کی متحدہ فوجیں ایڈریانوپل فتح کرنے کے لئے پورا زور خرچ کر رہی تھیں۔ کیونکہ یہ شہر قسطنطنیہ کی کنجی ہے۔ اور جب کہ ایک لمبی اور مستقل جد و جہد کے بعد ترکوں نے اسے دشمن کے سپرد کر دیا۔ تو کسی شخص کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ کہ یہ شہر پھر بھی کبھی ترکوں کی سلطنت کا ایک حصہ بنیگا۔ لیکن جنگ کے ترازو نے ایک اور حرکت کی اور متحدہ ریاستوں میں جھگڑا ہو گیا۔ اور اس سے ترکوں کو ایڈریانوپل اور بعض دوسرے ضروری مقامات کے دوبارہ فتح کرنے کا موقعہ مل گیا۔ جن مقامات سے انہیں بلغاریوں نے چند روز پہلے مار کر ہٹا دیا تھا۔ ترک انجام کار فاتح ہوئے۔ اور اس طرح وہ الہام جو احمد قادیانی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ پورا ہوا۔

(فتح محمد سیال۔ ایم۔ اے۔ قادیانی۔ ہند)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ (مینیجر)